شریعت اسلامیہ اور نفسِ انسانی کا احترام

اس بات پر تقریباً تمام علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ اسلامی شریعت مطلقاً مخلوق کے مصالح کے لیے وضع کی گئی ہے اور مخلوق کے مصالح پانچ باتوں پر منحصر ہیں حفاظتِ دین۔ حفاظتِ نفس۔ حفاظتِ مال۔ حفاظتِ نسل اور حفاظتِ عقل ان مصالح خمسہ کی حفاظت میں شریعت نے سب سے زیادہ حفاظتِ نفس کو ترجیح دی ہے کیونکہ اگر نفس ہی موجود نہ ہو تو دین، نسل، عقل، مال کہاں۔ اسی لیے علامہ شاطبی نے لکھا ہے" کہ اگر انسان کا نفس ہی معدوم ہو جائے تو سرے سے دین کو اپنانے والا کوئی نہیں رہے گا" یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ [1]

ترجمہ: جو کوئی اللہ سے اپنے ایمان (لانے) کے بعد کفر کرے بجز اس صورت کے کہ اس پر زبردستی کی جائے درآنحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

---

[1] نحل: ۱۰۶

یہ اور اس طرح کی دیگر آیات سے ثابت ہوا کہ نفس کی بقاء کے لیے جس طرح حالت اضطرار میں محرمات کا استعمال کرنا جائز بلکہ واجب ہے اسی طرح حفاظت نفس کے لیے حالتِ اکراہ و اضطرار میں کلمۂ کفر ادا کرنا بھی روا ہے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے جس شخص کو شراب نوشی اور نماز چھوڑنے یا روزہ چھوڑنے پر مجبور کیا جائے اور وہ اپنی جان کی حفاظت کی خاطر ان گناہوں کا ارتکاب کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ نفس انسانی سب سے زیادہ اہم اور مہتم بالشان ہے اسی لیے قرآن میں ارشاد ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ
بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ
وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ[1]

ترجمہ: اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ مقرر کر دیا کہ جو کوئی کسی کو کسی جان کے (عوض) یا زمین میں فساد کے (عوض) کے بغیر مار ڈالے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو مار ڈالا اور جس نے ایک کو بچا لیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور عالم کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے "انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد انسانوں کے مابین ہونے والے مظالم کا تدارک ہے مظالم کی تین بڑی بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) قتل کرنا۔ (۲) اعضائے نفس پر زیادتی کرنا۔ (۳) کسی کے مال پر دست درازی کرنا۔ مظالم میں سب سے بڑا گناہ کسی بے گناہ کو قتل کرنا ہے اور اس بات پر دنیا کی تمام ملتوں اور قوموں کا اجماع ہے کہ قتل عمد اکبر الکبائر ہے کیونکہ یہ انسان کے داعیۂ غضب کی انتہائی اطاعت ہے اور لوگوں کے درمیان فساد و انتشار کا سرچشمہ ہے۔"

یہ جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے عام انسانی جان کے اتلاف سے متعلق ہے مؤمن کے قتل کے بارے میں تو ارشاد خداوندی ہے۔

---

[1] المائدہ : ۳۲

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا [1]

ترجمہ: جو کوئی کسی مؤمن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس کے لیے عذاب عظیم تیار رکھے گا۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی جان مسلمان کے لیے اور مسلمان کا مال مسلمان کے لیے (اور ایک روایت کے مطابق مسلمان کی آبرو مسلمان کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہے جس طرح عرفہ کا دن ذی الحجہ کا مہینہ اور مکہ مکرمہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سن لو میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ تم میں سے بعض آدمی بعض آدمیوں کی گردن اڑانے لگیں یعنی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا گویا کافر ہو جانا ہے۔

صحیح مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

ابوداؤد شریف میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیں مگر دو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا ایک تو وہ مسلمان جو شرک کی حالت میں مر گیا، دوسرا وہ مؤمن جس نے جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کر دیا" ایک روایت میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا "جس آدمی نے ناحق کسی مسلمان کو قتل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا کوئی کفارہ اور بدلہ قبول نہیں کریں گے"

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا ایک مسلمان کے ناحق قتل سے کمتر درجہ کی چیز ہے یعنی ساری

---

[1] نساء: ۹۳

دنیا تباہ و برباد ہو جائے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں مگر ایک مسلمان کی جان کا ناحق ضائع ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بری بات ہے۔

قرآن وسنت کی مندرجہ بالا مختصر تصریحات کو سامنے رکھیے اور غور فرمائیے کہ آج اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جس کے بانی نے اس کے قیام کے وقت اعلان کیا تھا کہ ہم پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنائیں گے۔ آج مسلمان مسلمان کے ساتھ کیا کر رہا ہے کراچی وحیدرآباد کے دلدوز اور المناک حادثات پر نظر ڈالئے جن کی تفصیلات بیان کرتے وقت اندیشہ ہوتا ہے کہ

ع اگر گویم زبان سوزد نہ گویم استخواں سوزد

کیا یہ تفصیلات اس کے لیے کافی نہیں کہ انسانی آنکھ خون کے آنسو روئے؟ عورتوں کے سروں پر قرآن، گود میں معصوم بچے، امن کی متلاشی اور ان پر گولیوں کی بوچھاڑ اور ایک ایک شہر سے ایک ایک وقت میں ساٹھ ساٹھ جنازوں کا اٹھنا لوگوں پر پانی بند کر دینا، بجلی و سوئی گیس کی بندش امن کی محافظ طاقتوں کا بہیمانہ حملہ۔ کیا قائد اعظم نے اسی تجربہ کے لیے پاکستان جیسی اسلام کی تجربہ گاہ حاصل کی تھی۔ آج پاکستانی قوم اپنی منزل سے کتنی دور ہے اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہوں نے پاکستان کے نصب العین کے لیے جدوجہد کی، قربانیاں دیں اور اپنا سب کچھ لٹا دیا۔

مشکوٰۃ شریف میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو آدمی لوگوں کو عصبیت کے لیے بلائے وہ ہماری جماعت سے خارج ہے اور جو شخص کسی عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے وہ ہماری جماعت میں نہیں ہے اور جو شخص عصبیت پر مر جائے وہ ہم میں سے نہیں" اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آج سندھ جو جہنم زار بنا ہوا ہے سندھ کی یہ سرزمین صدیوں سے امن و آشتی اور محبت و اخوت کا گہوارہ تھی یہ سارے کرشمے لسانی، نسلی اور علاقائی عصبیت کے ہیں جس نے آج بھائی کو بھائی کے خون کا پیاسا بنا دیا اور روزانہ سینکڑوں بے گناہ افراد ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں سرحدوں پر دشمن کھڑا ہے اور ہم آپس میں دست و گریباں ہیں،

اگر کوئی سوال کرے کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے تو صرف اس کا ایک ہی جواب ہے کہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رجوع کرو تمام مسائل حل ہو جائیں گے آپس میں محبت بڑھے گی اور پاکستانی قوم بنیان مرصوص کی طرح کفر کے مقابلے میں کھڑی ہو جائے گی ۔